شیدا رحمانی

خُدارا

ہر لحظہ ہیں جو ڈھونڈتے غیروں کا سہارا
فطرت کو بھلا کیوں ہو وجود اُن کا گوارا

جو محوِ تماشائے لبِ ساحل ہیں ازل سے
جانیں وہ کیا غوّاصیٔ دریا کا نظارا

اِک ذات نے فوراً مری فریاد رسی کی
جس دم بھی اُسے رنج و مصیبت میں پکارا

مٹ جاؤ گے بدعہدیٔ پیہم کی سزا میں
غافل نہ رہو ہوش میں آجاؤ خُدارا

ہے ارضِ وطن بطشِ مفاجات کی زد میں
دیتا ہے خبر برملا حالات کا دھارا

اِس قصرِ سلطانی سے ہو کیا دین کی خدمت؟
برطانوی ہے اینٹ تو ہے رُوس کا گارا

ہے وِردِ زبان کعبہ و رُخ جانبِ لندن
ہیں کام تو شیطان کے پر نام ہے پیارا

بیماریٔ دل کی آنکھ دکھاتے کے بہانے
تخریبِ وطن کے لیئے یورپ کو سدھارا